روز معلم کی مناسبت سے ہزاروں اساتذہ اور تعلیمی کارکنان سے ملاقات - 17 /May/ 2025

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے آج صبح ہزاروں اساتذہ اور تعلیمی کارکنان سے ملاقات میں معلم کی صحیح تصویر کشی کو ضروری قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ معلم کو عوامی ذہنوں میں ایک پرکشش، باوقار، پُرنشاط اور محبوب شخصیت کے طور پر پیش کیا جانا چاہیے، اور اس مقصد کے لیے میڈیا اور فنون لطیفہ کے شعبے میں سنجیدہ کام ہونا چاہیے۔ آپ نے بعض نظریات کو غلط قرار دیا جو تعلیم و تربیت کے بعض امور کو نجی یا غیر سرکاری شعبے کے سپرد کرنے پر مبنی ہیں، اور فرمایا کہ تعلیم و تربیت کا نیا ڈھانچہ اس طرح تشکیل پانا چاہیے کہ اس کا نتیجہ ایک ایسے نسل کی پرورش ہو جو علم و ایمان سے آراستہ، وطن‌دوست، محنتی اور مستقبل سے پرامید ہو۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے امریکہ کے صدر کے حالیہ بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے، ان کے اس دعوے کو کہ "طاقت کے ذریعے امن قائم کیا جا رہا ہے" محض جھوٹ قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ امریکہ خطے کے عرب ممالک پر ایک مخصوص ماڈل تھوپنے کی کوشش کر رہا ہے جس کی بنیاد مسلسل امریکی انحصار پر ہے، مگر یہ ماڈل یقیناً ناکام ہو گا، اور ان شاء اللہ خطے کی اقوام کی کوششوں سے امریکہ اس خطے سے چلا جائے گا، اور وہ سرطان کی مانند غاصب صہیونی حکومت جو جنگ و فساد کا سرچشمہ ہے، جڑ سے اکھاڑ دی جائے گی۔ آپ نے تاکید کی کہ اسلامی جمہوریہ ایران اپنی طاقت میں اضافہ کرتا جائے گا اور دشمنوں کی ناک کے نیچے کئی گنا زیادہ ترقی حاصل کرے گا۔

بیان کے آغاز میں رہبر انقلاب نے اس ملاقات کو معلمین کی قدردانی اور ان کے مقام کی تعظیم کا موقع قرار دیا اور فرمایا کہ تعلیم و تربیت کے شعبے میں جتنا بھی خرچ کیا جائے، در حقیقت ملک کے مستقبل پر سرمایہ‌گذاری ہے۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ صدر تعلیم و تربیت کے معاملات میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں اور موجودہ وزیر ایک قابل اور تجربہ کار منتظم ہیں۔

آپ نے اس بات پر زور دیا کہ اچھے نظریات اور منصوبے صرف اس وقت مفید ہوتے ہیں جب ان کی پیروی کی جائے اور ان پر عملدرآمد ہو۔ اسی سلسلے میں آپ نے معلمین سے متعلق چند اہم نکات بیان کیے۔

آپ نے فرمایا کہ معلم کی قدر دانی صرف معاشی تعاون تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ معاشرے میں ایک ایسی تصویر بنائی جائے جس میں معلم ایک فعال، باشعور، محنتی، باافتخار اور قابلِ فخر شخصیت ہو تاکہ نوجوانوں کے لیے معلمی کا پیشہ اولین انتخاب بنے۔ آپ نے کہا کہ اس طرح کی تصویر کشی کے لیے میڈیا اور فنکارانہ سرگرمیوں جیسے کہ داستانی کتابیں، فلمیں اور اینیمیشنز تیار کیے جائیں، اور یہ کام وزارت ارشاد، صدا و سیما اور تعلیم و تربیت کے اداروں کی ذمہ داری ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ معلم صرف درسی کتابوں کا استاد نہیں ہوتا بلکہ اس کی اخلاقی صفات، رویہ، طرز تدریس، عاجزی یا تکبر، اور خوشحالی یا افسردہ دلی سبھی بچوں کی شخصیت پر اثر انداز ہوتے ہیں اور بعض اوقات والدین سے بھی زیادہ مؤثر ہوتے ہیں۔ اگر معلم اس شعور کے ساتھ کلاس میں داخل ہو کہ اس کا ہر عمل اور ہر بات بچوں کی تربیت پر اثر ڈالتی ہے، تو وہ اپنی گفتار و کردار پر خاص توجہ دے گا۔

رہبر معظم انقلاب نے تربیتِ معلم کے مراکز، خصوصاً "دانشگاہِ فرہنگیان" (معلم تربیتی یونیورسٹی) کی اہمیت

پر بھی زور دیا اور فرمایا کہ یہ یونیورسٹی وزارت تعلیم سے وابستہ ہے اور اسے کسی اور ادارے میں ضم کرنے کی باتیں مناسب نہیں۔ انہوں نے شہید رئیسی کے دور میں اس یونیورسٹی میں داخلے کے لیے جو ضوابط مقرر کیے گئے تھے، ان کی حفاظت کی تاکید کی تاکہ یہاں سے حقیقی اور مطلوبہ معیار کا معلم تیار ہو۔

رہبر انقلاب نے اس کے بعد عمومی تعلیم و تربیت سے متعلق بعض اہم نکات بیان کیے۔ آپ نے فرمایا کہ تعلیم و تربیت ایک حکومتی ادارہ ہے اور اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ طلبہ کو علمی، فنی، پیشہ ورانہ اور ایمانی تربیت فراہم کرے۔ آپ نے کہا کہ بعض حلقوں میں، یہاں تک کہ وزارت تعلیم کے اندر بھی، تعلیم کے بعض شعبوں کو نجی اداروں کے حوالے کرنے کی باتیں کی جاتی ہیں، جو کہ ایک قسم کی ملوک‌الطوائفی ہے اور ہرگز قابل قبول نہیں۔

آپ نے صراحت کے ساتھ فرمایا کہ ماضی میں بعض اعلیٰ حکام نے اس خیال کو تعلیم کے اخراجات کا بہانہ بنا کر پیش کیا، مگر میں نے اس کی سختی سے مخالفت کی، کیونکہ نئی نسل کی فکری اور ثقافتی تربیت حکومت کا فریضہ بھی ہے اور اس کا حق بھیـ حکومت کو اس راستے میں جو بھی خرچ کرنا پڑے، اسے باعث افتخار سمجھنا چاہیے۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے فرمایا کہ چھ سے اٹھارہ سال کی عمر کے لاکھوں بچے اور بچیاں تعلیم و تربیت کے ادارے سے وابستہ ہیں، اور اگر ان کی مناسب تربیت نہ کی گئی تو نہ خدا کے سامنے اور نہ ہی تاریخ کے سامنے کوئی جواب دہی ممکن ہو گیـ اسی تناظر میں آپ نے موجودہ تعلیمی ڈھانچے کی ناکارآمدی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ترقی کے ساتویں پروگرام میں تعلیم و تربیت کے لیے ایک ایسا نیا ڈھانچہ تیار کرے جو سائنسی، ثقافتی اور دینی تربیت کو ہم آہنگی کے ساتھ فراہم کر سکے، اور یہ کام پوری سنجیدگی، تدبر اور انقلابی طرز فکر کے ساتھ انجام پانا چاہیے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اس بات پر زور دیا کہ تعلیم و تربیت کا نظام ایسا ہونا چاہیے جو علمی، ثقافتی اور ایمانی بنیادوں پر طلبہ کی پرورش کرے۔ انہوں نے موجودہ تعلیمی ڈھانچے کو اس مقصد کے لیے ناکارآمد قرار دیا اور کہا کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ساتویں ترقیاتی منصوبے کے تحت ایک نیا تنظیمی ڈھانچہ تیار کرے۔ یہ ڈھانچہ تحولی نقطۂ نظر کے ساتھ، جدید تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور بہترین طریقے سے مرتب کیا جانا چاہیے۔

انہوں نے تعلیم و تربیت کی بنیادوں پر مرتب ہونے والے منصوبۂ تحول کی تکمیل اور اس کے نقشۂ راہ کے تسلسل کو ضروری قرار دیا جو شہید رئیسی کے دور سے شروع ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایسا نیا ڈھانچہ مرتب کرنے والے افراد نہ صرف اس نظام سے واقف اور اس کے ماہر ہوں بلکہ وہ دین و ملت کے وفادار، اور ملک کی خودمختاری کے لیے متعہد بھی ہوں تاکہ اس کی بنیاد پر ایک ایسا نوجوان اور نوخیز نسل تربیت پائے جو علم و ایمان سے آراستہ، وطن‌دوست، محنتی اور مستقبل سے پُرامید ہو۔

رہبر انقلاب نے نصابی کتابوں کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی سابقہ سفارشات کو یاد دلایا اور کہا کہ اسلامی دانشوروں کے ناموں یا جاسوسی کے اڈے کے انکشاف شدہ دستاویزات کے صفحات کو نصابی کتابوں میں شامل کرنا اگرچہ ضروری ہے، لیکن کافی نہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ نصابی کتب کا مواد سلیس، دلچسپ اور پر کشش ہو، تاکہ بھاری علمی مباحث بھی آسان اور دلنشیں انداز میں طلبہ تک پہنچ سکیں۔ انہوں نے کتابوں کی ظاہری شکل اور ساخت کو بھی اہم جانا اور کہا کہ ان میں حسنِ ذوق کے اصولوں کی مکمل رعایت ہونی چاہیے،

جبکہ موجودہ صورتحال اس معیار سے دور ہے۔

انہوں نے تاکید کی کہ نصابی کتب تیار کرنے والے ادارے اور ان کے ذمہ دار افراد کو صد در صد دینی، انقلابی اور سیاسی ایمان و تعہد کا حامل ہونا چاہیے تاکہ اسلامی اقدار اور انقلاب کے اصولوں کو مضبوطی سے برقرار رکھا جا سکے۔

رہبر انقلاب نے ہنر سکھانے والے فنی و پیشہ ورانہ مراکز کے پھیلاؤ کو ضروری قرار دیا، کیونکہ اس سے باصلاحیت نوجوان جلدی مارکیٹ میں داخل ہو سکتے ہیں اور بیروزگاری میں کمی آتی ہے۔ انہوں نے ایک اور اہم مسئلے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تعلیم میں عدل و انصاف کو بنیادی قرار دیا اور کہا کہ اگرچہ اس پر ملک کے اعلیٰ عہدیداران کی طرف سے کافی توجہ دی گئی ہے، مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ممتاز و برتر صلاحیتوں سے غفلت برتی جائے۔ انہوں نے کہا کہ "سمپاد" جیسے اداروں پر توجہ اور باصلاحیت نوجوانوں کی مدد، دراصل عین عدلِ تعلیمی ہے، اس کے برعکس نہیں۔

رہبر معظم نے اپنی بات کو سمیٹتے ہوئے معاونتِ تربیتی (پرورشی) کے شعبے کی ماضی میں کی گئی غفلت اور اس کے خاتمے پر افسوس کا اظہار کیا اور فرمایا کہ خوش قسمتی سے اب اس شعبے پر خاص توجہ دی جا رہی ہے جس پر بہترین انداز میں عمل ہونا چاہیے۔

انہوں نے اپنے خطاب کے آخری حصے میں امریکی صدر کے حالیہ علاقائی دورے اور بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان کے بعض بیانات اس قدر سطحی اور باعثِ شرم تھے کہ وہ نہ تو جواب کے لائق ہیں اور نہ ہی امریکی قوم کے شایانِ شان۔ رہبر انقلاب نے امریکی صدر کی جانب سے طاقت کے ذریعے امن قائم کرنے کے دعوے کو سراسر جھوٹ قرار دیا اور فرمایا کہ امریکہ نے کب طاقت کو امن کے لیے استعمال کیا؟ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے ہمیشہ اپنی طاقت کو غزہ میں قتل عام، دنیا بھر میں جنگ چھیڑنے، اور اپنے ایجنٹوں کی حمایت میں استعمال کیا ہے۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے کہا کہ طاقت کو اگر امن اور سلامتی کے قیام کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ ممکن ہے، اور اسی بنیاد پر اسلامی جمہوریہ ایران ہر دن اپنی طاقت میں اضافہ کرے گا، دشمنوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکے گا، اور اپنے ملک کو مضبوط کرے گا۔ لیکن امریکہ اس طاقت کو دس ٹن وزنی بموں کی صورت میں صہیونی رژیم کو دے کر، اسے غزہ کے معصوم بچوں، اسپتالوں، گھروں، لبنان اور جہاں بھی چاہے وہاں تباہی کے لیے استعمال کرتا ہے۔

انہوں نے امریکی صدر کے اس دعوے کی طرف بھی اشارہ کیا کہ اگر امریکہ نہ ہو تو خطے کے ممالک دس دن بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ رہبر انقلاب نے کہا کہ درحقیقت وہ اس باطل نظریے کو ان ممالک پر مسلط کرنا چاہتا ہے، جبکہ یہ ماڈل مکمل طور پر شکست‌خوردہ ہے۔ اور ان شاءاللہ خطے کی اقوام کی کوششوں سے نہ صرف امریکہ اس خطے سے نکل جائے گا بلکہ صہیونی رژیم، جو کہ ایک خطرناک، خبیث اور سرطانی پھوڑا ہے، بھی جڑ سے اکھاڑ دیا جائے گا۔

انہوں نے فرمایا کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے اقدار اور اصول نہایت روشن اور واضح ہیں اور اسی اصولی موقف کی بنا پر، ایران آج پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہے۔ اللہ کے فضل سے، اور دشمنوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے، اسلامی جمہوریہ ترقی کر چکی ہے، اور آئندہ بھی نوجوانوں کی شرکت اور تعاون سے کئی گنا

زیادہ ترقی کرے گیـ

اس ملاقات کے آغاز میں وزیر تعلیم نے تعلیم و تربیت کے بنیادیں مضبوط بنانے، عدالتی اصلاحات، مہارت افزائی، تعلیمی معیار کی بہتری، اور تعلیمی انصاف کے میدان میں کیے گئے اقدامات کی رپورٹ پیش کیـ انہوں نے بتایا کہ صدر محترم کی خصوصی حمایت، نئے اساتذہ کی بھرتی کے لیے 85 ہزار کی منظوری، کم‌برخوردار علاقوں میں سمپاد اسکولوں کا پھیلاؤ، اور سماجی مسائل سے بچاؤ کے لیے اسکولوں کو بنیادی مرکز بنانے جیسے اقدامات اس پروگرام کا حصہ ہیں۔